السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا داڑھی سفید رکھنا مناسب نہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی سفید رکھنا غلط ہے داڑھی رنگنے کے متعلق فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی کو رنگنا اور اپنی اصلی حالت رہنے دینا دونوں طرح جائز ہے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

وحصلہ ان من جزم انہ خضب کما فی ظاھر حدیث ام سلمۃ وکما فی حدیث ابن عمر الماضی قریبا انہ صلی اللہ علیہ وسلم خضب بالصفرۃ حکی ماشھدہ وذلک فی بعض الاحیان ومن نفی ذلک کانس فھو محمول علی الاکثر الاغلب من حالہ «فتح الباری 10/354)

"حاصل بحث یہ ہے کہ جس نے اس بات کا جزم کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو رنگا ہے جس طرح ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو زرد بنایا انہوں نے جس شے کا مشاہدہ کیا اسے بیان کیا ہے اور یہ عمل بعض اوقات میں ہے اور جس نے نفی کی ہے جس طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اغلب اور اکثر حالت پر محمول ہے۔ اور لوگ داڑھی سفید رکھنے کو غلط سمجھتے ہیں سابقہ توجیہ کی بناء ان کا خیال غیر درست ہے بلکہ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں تک کہا ہے اگر کسی علاقہ میں لوگ داڑھیوں کو رنگتے نہ ہوں اور رنگنے والا انسان منفرد حیثیت کا حامل نظر آئے تو اس کے حق میں فعل ہذا کو ترک کرنا اولیٰ ہے۔(فتح البرای 10/355)

اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت میں بال رنگنے والی روایت کو اہل علم نے صرف استحباب پر محمول کیا ہے اس طرح کے شریعت میں تیس سے زائد احکام موجود ہیں جن میں غیر مسلموں کی مخالفت کا حکم پایا جاتا ہے ان میں سے ایک بالوں کو سیدھا چھوڑنے کے بجائے مانگ نکالنا ہے لیکن بعد میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے دونوں طرح ثابت ہے ایسے ہی مذکورہ مسئلہ کی نوعیت ہے کہ بالوں کو رنگنا اور ترک کرنا دونوں طرح کا جواز منقول ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص832

محدث فتویٰ